



Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

ناول: بن تیرے کیسی عید

ناول: مریم عمران

السلام علیکم۔۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور اگر آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو

www.urdunovelsmania.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ

فارم فراہم کر رہی ہے۔۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول ناولٹ، افسانہ، کالم

، آرٹیکل یہ شاعری پوسٹ کروانا چاہتے تو بھی ایک میل کریں

novelsmania.2020@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

[Fb.com/NovelsMania.Official](https://fb.com/NovelsMania.Official)

0323-0707017

بن تیرے کیسی عید

مریم عمران

افف حسنہ بس کر دے کب سے چھت پہ کھڑی ہو کل نہیں پر سوکار وضہ ہے۔۔

افف آپی تم تو رہنے دو ہر بار پہلے سے تنکے لگا لیتی ہو ہر بات کے۔۔

ارے میری ماں میں تنکے نہیں لگا رہی۔۔ عیشا نے منہ بنا کے کہا۔۔

ابھی خبروں میں دیکھ کے آرہی ہو کل ہے سعودیہ عرب میں روزہ تو ہمارا پرسوں

ہو گا نہ۔۔

اور ابھی بابا جاسمینگے مسجد سے نہ تو تم نے روٹیاں بنائی ہے نہ سلا د۔۔

یہ بول کے عیشا نیچے جانے لگی۔

جب اسٹول پہ چڑھی حسنہ تیزی سے نیچے اتری اور عیشا کو پیچھے سے گلے لگاتے

ہوئے کہا۔

ہائے میری پیاری اپنی تم تو بہت اچھی ہو ہائے قسم سے دیکھو میری ہاتھ حسنہ نے ایک دم اپنے ہاتھ آگے کیے اور کہا۔ روٹی تم۔ بنادو۔۔

قسم سے صبح سے امی نجانے کون کون سی نسل کی چٹنی بنوا کے فریج میں رکھوا رہی ہیں کبھی بیسن چھان کے ڈبے میں ڈلوا رہی ہیں تو کبھی چھولے صاف کروا رہی ہیں۔۔ اور فریج تو مت پوچھو کتنی بار صاف کرا ہے میں نے۔۔

اوہ ہیلو میڈم تم نے تو خالی کچن کا کام کیا ہے میں نے تو پورا گھر صاف کیا کے ایک ایک کٹن، پردے پتہ نہیں کتنی بار میں نے کارپیٹ کی چادر بدلی ہے مجھے تو معاف کرو بہن اور ویسے بھی مجھے کل سب سے پہلے اٹھنا ہے سحری کیلئے تم جانتی ہو امی پورا دن سونے نہیں دیتی رمضان میں کچھ نہ کچھ کرواتا ہی رہتی ہیں اوپر سے سلامی الگ کرواتا ہیں۔۔ اپنے کپڑوں کیساتھ ساتھ تمہارے کپڑے بھی سیتی ہو بھولو۔۔ مت عیشانے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔

زرا سے تمہیں روٹیاں کیا پکانے کو بول دی تم نے تو اتنا بڑا لیکچر ہی سنا ڈالا آپنی اور اکیلے میرے کپڑے نہیں سیتی میڈم اپنی پیاری پھپھو جان کا تو آپ نام لینا ہی بھول گئی جواب آپکی ساس بھی ہیں۔۔

پھپھو کا ذکر کرتے ہی ایک تاریخ ساعس عیشا کی آنکھوں کے سامنے لہرایا اور وہ ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔۔

حسنہ یہ بات نوٹ کر چکی تھی اس لیے فوراً بولی۔

آپنی ارمان بھائی کو معاف کر دو صرف ایک تمہاری معافی کی وجہ سے وہ دو سال سے پاکستان نہیں آئے ہیں۔ پھپھو بھی ان کو دیکھنے کیلئے ترستی ہیں۔

بیویوں کا تو دل اللہ نے ویسے ہی بہت بڑا بنایا ہوتا ہے معاف کر دو آپنی وہ واقعی بہت شرمندہ ہیں پلیز۔۔

عیشا نے ایک تلخ مسکراہٹ لیے حسنہ کی طرف دیکھا اور کہا۔۔

کس نے کہا ایسا کہ عورتوں کو درد نہیں ہوتا انہیں تکلیف نہیں ہوتی مانا اللہ نے عورت کو قربانی کا جذبہ صبر کا جذبہ مردوں سے زیادہ دیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں انہیں

تکلیف نہی ہوتی۔۔ پھپھو کو تکلیف میری وجہ سے نہی ہوئی حسنہ میں تو تب بھی خاموش تھی آج بھی ہو میں تو ارمان سے کوئی شکوہ نہی کیا ہاں بس اب مجھے کوئی فرق نہی پڑتا انکے ہونے سے یہ نہ ہونے سے ایک وقت تھا جب میں انکا ہر عید پہ انتظار کرتی تھی۔ اور وہ جان بوجھ کے بے گانگی ظاہر کرتے تھے میں نے محبت دل سے کی اور انہوں نے شاید زبان سے۔۔

یہ بول کے عیشا جانے لگی تب حسنہ نے پیچھے سے کہا۔

آپی اللہ اتنی دفعہ معافی مانگنے پہ اپنے بندے کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے بندوں سے یہی توقع کرتا ہے کہ وہ بھی اسکے بندوں کو معاف کر دے۔۔

اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔۔

عیشا نے بنا حسنہ کی طرف مڑے اسکی بات کا جواب دیا۔

بے شک اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے مگر حسنہ شرک تو اللہ کو بھی پسند نہی تو پھر میں کیسے اپنی محبت میں شرک کرنے والے کو معاف کر دو۔

اور عیشا حسنہ کو ہمیشہ کی طرح لا جواب کر گئی۔۔

#####

اگلے دن چاند دیکھتے ہی سکینہ بیگم (حسنہ اور عیشا کی والدہ) نے دونوں بچیوں سے باقاعدہ گھر میں تراویح کا اہتمام کروایا بلکہ سحری کا بھی سارا انتظام کروایا۔ سکینہ بیگم اور ک، کامران صاحب نے باری باری اپنی دو بہنوں کا فون کر کے رمضان کی مبارک بعد دی پھر حسنہ اور عیشا نے بھی اپنی دونوں پھپھو سے دل کھول کے باتیں کی۔

سارے کاموں سے فارغ ہو کے جب عیشا کمرے میں آئی تو اس کا موبائل بجنے لگا عیشا نے جب موبائل اٹھایا یہ دیکھنے کیلئے کس کی کال ہے مگر موبائل پہ نمبر آتا دیکھ عیشا کے سامنے کسی کا عکس لہرایا عیشا کا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہوا اور موبائل بند کر کے سونے لیٹ گئی۔

حسنہ جو اپنی دوست سے گپ شپ میں لگی تھی بات ختم کر کے اندر آنے لگی تو اس کے نمبر پہ کال آنے لگی جسے دیکھ وہ مسکرائی اور کال اٹھا کے کہا۔ اسلام و علیکم۔

ارمان بھائی کیسے ہیں آپ؟؟

رمضان کا چاند دیکھا وہاں؟؟

ہاں یار دیکھا ارمان کی مایوسی بھری آواز اسپیکر سے ابھری۔

کیا ہو ارمان بھائی آپ اتنے مایوس کیوں ہیں کیا ہوا؟؟

تم جانتی ہو میری مایوسی کی وجہ حسنہ؟؟؟

ارمان کی بات سن کے حسنہ نے ایک ٹھنڈی اہ بھری اور کہا۔

جانتی ہو ارمان بھائی آج بھی انہوں نے اپنی کال نہیں اٹھائی مگر ارمان بھائی آپ یہ

بھی تو دیکھے ابھی تک انہوں نے نمبر نہیں بدلا اپنا اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ آج

بھی وہ آپ سے محبت کرتی ہیں بس آپ سے ناراض ہیں اور ارمان بھائی آپ جانتے

ہیں بھلے بابا نے باقی سب نے اپنی اس غلطی کو معاف کر دیا مگر اپنے انکی محبت میں

شرک کیا ہے اتنا تو حق بنتا ہے انکا ناراض ہونے کا۔

حسنہ کی کسی بات کا جواب ارمان کے پاس نہیں تھا اس لیے وہ خاموش رہا۔

حسنہ نے کان سے ہٹا کے موبائل دیکھا تو کال لگی ہوئی تھی۔ جب حسنہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

دیکھے ارمان پچھلے ڈیڑھ سال سے آپ دور بیٹھ کے اپنی بیوی سے اپنی غلطی کی معافی کسی کے تھرمانگ رہے ہیں کبھی پھپھو کے زریعے کبھی ماما کے زریعے اور کبھی میرے زریعے۔۔

تم کہنا کیا چاہتی ہو حسنہ میں سمجھا نہیں؟؟

ارے میرے بھولے ارمان بھائی اب اتنے بھی معصوم نہیں آپ میرے کہنے کا مطلب ہے اب جب دور بیٹھ کے معافی نہیں مل رہی بیوی نہیں مان رہی تو کیوں نہ اس بار روبرو معافی مانگی جائے یہ عید اپنی بیوی کو منانے کے اس کے ساتھ گزارے اور کچھ روزے بھی سمجھ رہے ہیں نہ میری بات۔۔

حسنہ یہ بول کے مسکرائے تو ادھر ارمان کے لب بھی دھیرے سے مسکرائے اور اس نے کال کٹ کر دی۔۔

جاری ہے۔۔

ہاں جی حاضر ہے آپ سب کا ناول روزانہ ایک اپی سوڈ آئیگی۔۔ ٹائم کی کوئی لمٹ
 نہی کبھی رات کے بارہ بھی بچ سکتے ہیں تو کبھی دن کے بھی بارہ تو اس لیے کوئی جلدی
 جلدی، اپی سوڈ کب آئے گی اس قسم کے نعرے لگانے سے گریز کرے۔۔

♡♡ بن تیرے کیسی عید،

مریم عمران۔۔

#قسط نمبر 2

، جبران صاحب کی تین اولادیں تھیں۔

کامران، نزہت، زینب۔۔

سب سے بڑی زینب۔ پھر نزہت اور پھر کامران۔۔

نزہت بیگم کی شادی جبران صاحب نے اپنے دوست کے بیٹے سے کی اور کامران

صاحب کی اپنے کزن کی بیٹی سکینہ سے۔۔

زینب کہ شادی انہوں نے اپنے خاندان میں کی۔۔

بہت بڑے کپڑے کے کاروبار کے مالک کامران صاحب نے اپنے والدین کی موت کے بعد اپنی بہنوں کو اکیلا نہی چھوڑا سکی نہ بیگم جنہوں نے سگھڑپن کا نہ صرف ثبوت دیا بلکہ اپنی دونوں بیٹیوں کی تربیت میں بھی کوئی کمی نہی چھوڑی۔ نوکر ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی بیٹیوں پہ ہر کام کی ذمہ داری لگائی، نماز روزہ کا پابند بنایا۔ موبائل وغیرہ ہر چیز کی سہولت گھر میں موجود تھی مگر کبھی کامران صاحب کی بیٹیوں نے اپنی حدود نہی لاگئی۔

جہاں کامران صاحب کا ایک روب تھا اپنی بیٹیوں پہ وہی انکی جان تھی اپنی بیٹیوں میں خاص کر عیشا میں۔

تو ادھر نزہت بیگم کے جوانی میں ہی بیوہ ہونے کا غم انکے بھائی کو بہت پریشان کرتا نزہت بیگم کے شوہر ایک میجر تھے۔ جو ملک کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ نزہت بیگم کی دو اولادیں تھی بڑی بیٹی ہانیہ اور ارمان۔ جبکہ زینب بیگم خوشحال اپنی شوہر کیساتھ پنڈی میں ہی رہتی تھی جنکا ایک ہی بیٹا تھا کاشان۔

نزہت بیگم کے بیوہ ہونے کے بعد کامران صاحب نے اپنی اس بہن کا بہت خیال رکھا پوری کوشش کی انہوں نے کہ وہ کسی طرح انکے ساتھ انکے گھر چل کے رہے مگر وہ نہ مانی اور اپنی دو اولادوں کے ساتھ لاہور میں ہی مقیم رہی۔

کامران صاحب نے ہانیہ کی شادی اچھے خاندان میں کروادی اور ارمان کو اچھی تعلیم دلوائی آج وہ باہر ملک میں ایک اچھی کمپنی میں جاب کر رہا ہے۔

#####

(ڈھائی سال پہلے)

تم سچ کہہ رہے ہو بیٹا؟؟ نزہت بیگم نے خوش ہو کے اپنے خوب رویے سے کہا۔

ارمان نے مسکرا کے اپنے ماں کی گودھ میں سر رکھا اور کہا۔

ہاں میری پیاری امی میں بچپن سے عیشا کو پسند کرتا ہوں تھوڑی سی دبو قسم کی ہے

شرماتی بہت ہے اور میرے سامنے تو پتہ نہیں اسے کیا ہو جاتا ہے گھبرائی گھبرائی سے

رہتی ہے مگر پھر بھی امی مجھے وہ بہت عزیز ہے آپ ماموں جان سے بات کرے نہ

میں باہر جانے سے پہلے اسے اپنے نام کرنا چاہتا ہوں۔

اچھا اچھا میری جان میں ابھی بھائی صاحب کو کال کرتی ہو اور انہیں اپنی آمد کا بتاتی ہو۔۔

نزدہت بیگم یہ کہہ کر اٹھی تو ارمان کے سامنے شرمائے لجائی سی عیشا کا سراپا لہرایا اور اسکے لبوں پہ ایک حسین مسکراہٹ اگی۔۔

#####

عیشا تھکی ہاری یونی سے آ کے بیٹھی جب دھپ کر کے حسنہ اسکے برابر میں بیٹھی اور آنکھوں میں شرارت لیہ اسے دیکھنے لگی۔۔

عیشا نے ایک نظر اسے دیکھا اور کہا۔

کیا بات ہے آج بڑی خوش ہو کیا بریانی بنائی ہے آج امی نے؟؟

عیشا نے اپنا سامان سمیٹے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

نہی نہ آپ اب تو آپکے نکاح کی بریانی کھائنگے۔۔

حسنہ نے بولتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی تو ادھر عیشا کا دل زور سے ڈھرکا اور اس نے کہا۔

کیا مطلب حسنہ؟؟؟
کو۔ ج۔۔ کچھ۔

نہی آپنی میں چلتی امی بلار ہی ہیں۔ یہ بول کے حسنہ جانے لگی۔

جب پیچھے سے عیشا نے کہا۔

تمہیں میری قسم ہے حسنہ اگر تم نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا فوراً میرے کمرے میں او۔۔

یہ بول کے عیشا اپنے کمرے میں گئی تو پیچھے پیچھے حسنہ بھی کمرے داخل ہوئی جب عیشا نے گھور کے اسے دیکھا اور کہا۔۔

اب بتاؤ سچ سچ کیا ماجرا ہے؟؟؟؟

ایک بھی بات اگر گھما پھرا کے کہی تو یاد رکھنا میں بات نہیں کرونگی۔۔

وہ آپنی حسنہ اپنا گلہ تر کیا اور کہا۔۔

پہلے وعدہ کرو آپنی تم یہ بات اپنے تک رکھو گی اگر تم نے امی سے پوچھا تو بھی بھول

!!! جانا کے میں تم سے بات کرونگی

حسنہ نے بھی اپنا مدعا عیشا کے آگے رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ہاں نہیں پوچھو گی پکا عیشا نے حسنہ کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔

حسنہ عیشا نے سامنے صوفے پہ بیٹھی اور کہا۔

بڑی پھپھو نے ارمان بھائی کیلئے آپکار شتہ مانگا ہے کل بابا اور امی رات میں اس موضوع پہ بات کر رہے تھے۔ میں انکے کمرے میں پانی کا جگ رکھنے جا رہی تھی جب دروازے کے باہر سے سنا۔

اور پھپھو نے یہ رشتہ ارمان بھائی کی خواہش پہ مانگا ہے پرسوں تک پھپھو آفیشلی آپکا ہاتھ مانگنے آئیں گی۔۔

حسنہ نے ایک جھٹکے میں اپنی بات ختم کری۔ تو ادھر عیشا کے دل کی دھڑکنیں اٹھل پٹھل ہونے لگی۔

بچپن سے جس سے خاموش محبت کی اللہ اسے یو اچانک اسکی جھولی میں ڈال دے گا یہ تو عیشا نے سوچا نہیں تھا۔۔

جب تھوڑی دیر تک عیسا حسنہ کی بات سن کے کچھ نہیں بولی تو حسنہ اتھ کے عیسا کے برابر میں آ کے بیٹھی اور عیسا کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

کیا ہوا آپی تم تو ارمان بھائی کو پچپن سے محبت کرتی ہو تمہارے ہر راز سے میں " واقف ہو تو پھر اتنی بڑی خوشی کی خبر سن کے تم نے کوئی ریکٹ نہیں کیا؟؟؟ کیا اب تم ارمان بھائی کو پسند نہیں کرتی؟؟؟

حسنہ کی بات پہ عیسا نے مسکرا کے حسنہ کی طرف دیکھا اور کہا۔

مجھے تو یقین نہیں آ رہا حسنہ کے اللہ میری محبت پہ بن مانگے اتنی جلدی کن بول دے گا

ارے آپی اللہ ہمارے دلوں کے حال بہتر جانتا ہے تو پھر میری اتنی پیاری اپنی کی خواہش کیسے پوری نہیں کرتا۔

یہ بول کے حسنہ تو چلی گئی مگر عیسا کا دل ڈرنے لگا یہ سوچ کے جنکو محبت بہت آسانی سے مل جاتی ہے انکی زندگی میں محبت میں جدائی بھی بہت جلدی آتی ہے۔۔۔

♥♥ بن تیرے کیسی عید

مریم عمران [PDI] [LRI]

#قسط نمبر 3

پھر پتہ ہی نہیں چلا عیشا کو کے کب پھپھو آئی کب نکاح کی ڈیٹ فکس ہوئی۔۔
آج اسکے ہاتھ میں ارمان کے نام کی مہندی لگ رہی تھی۔ ہر طرف خوشی کا عالم تھا
عیشا کو تو یہ سب ایک خواب لگ رہا تھا۔۔

ارمان کی شوخ نظریں، اسکے پھپھو کا اسکا واری واری جانا، اسکے ماں باپ کا خوشی
سے دمکتا چہرہ، اسکی بہن کی شوخ شرارتیں، اسکے کزن کا اسکو چھیرنا، ایک خواب سا
لگ رہا تھا عیشا کو۔۔ عیشا کے دل میں نجانے ایک ڈر تھا بے شک وہ ارمان سے بچپن
سے محبت کرتی تھی اسکی خوبصورتی ایسی تھی کے یونیورسٹی میں کی لڑکوں نے اسے
محبت کا پیغام دینا چاہا مگر عیشا نے تو خود کو ارمان کی محبت کے لیے سنبھال کے رکھا
تھا۔۔

#####

عیشا تیار ہونے پالرگی تھی جبکہ حسنہ گھر میں تیار ہو رہی تھی۔ جب ایک دم کاشان کے چیخنیس کی آواز پہ جھمکے پہنتی حسنہ نے زور سے اپنی آنکھیں بند کی اور جھمکے پہنے لگی۔۔ جب اچانک اسکے کمرے کا دروازہ ڈھار کر کے کھلا اور کاشان غصہ سے حسنہ کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

حسنہ نے ایک نظر کاشان کے غصیلی چہرے کو دیکھا اور پھر اسکے ہاتھ میں راؤسلک کے بلو کرتے کو جو فرنٹ سے جلا ہوا تھا۔

تم اتنی پھوہڑ ہو ایک کرتا تم سے استری نہیں ہوا جلادیا تم نے جاہل لڑکی اب میں کیا پہنوں گا۔۔؟؟؟

کاشان نے کرتا اسکے منہ پہ مارتے ہوئے کہا۔۔

بھی مجھے نہیں آتا کرتوں پہ استریاں کرنا بولا تھا تمہیں اب جل گیا تو بھگتو۔۔

حسنہ نے اپنا دفاع کیا اور دوبارہ تیار ہونے لگی۔۔

جب کاشان نے ایک جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف موڑا اور بے دردی سے اسکے کان سے جھمکاتار کے توڑ ڈالا اور کہا۔۔

اوو و سو سو ری غلطی سے توٹھ گیا تمہارا جھمکایہ بول کے کاشان کمرے سے چلا گیا۔۔
 جبکہ حسنہ منہ کھولے ہو نقوں کی طرح اپنے جھمکے کو دیکھنے لگی اسے سمجھ ہی نہیں آیا
 کے دو منٹ پہلے وہ کس زلزلے سے گزری۔۔

#####

ریڈ اور وائٹ کلر کے کنٹراس میں خوبصورت سائنگ رکھا پہنے عیشا پہ غضب کا
 روپ آیا تھا تو ادھر وائٹ کاٹن کے سوٹ میں ارمان بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا
 ہلکی بریڈ میں اسکی شان ہی نرالی تھی۔۔

پردہ کے دونوں اعتراف وہ دونوں اپنی زندگی کا اہم فیصلہ کرنے آج آئے سامنے
 بیٹھے تھے۔۔

جالی دار پردے کے پار سے بھی ارمان عیشا کے گھوگھٹ میں چھپے روپ کو اپنے دل
 میں اتار رہا تھا تو ادھر عیشا نے منظوطی سے حسنہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور حسنہ یہ دیکھ کے
 کافی حیران تھی کے عیشا باقاعدہ کپکپا رہی تھی۔۔

نکاح کے ہوتے ہی جالی دار پردہ اٹھایا گیا اور ساتھ میں عیشا کا گھونگھٹ بھی دوپٹل کیلیے ارمان عیشا کا دلہن کا روپ دیکھ کے ساکن رہ گیا۔

عیشا کو ارمان کے برابر میں بیٹھایا گیا جب ارمان نے دھیرے سے عیشا کے کان میں سرگوشی کی۔

جانمن آج تو چاند کو بھی مات دے رہی ہو یہ بول کے ارمان نے ہلکا سا عیشا کا ہاتھ دبایا۔ عیشا نے بہت مشکل سے اپنے ڈھرتے دل کو روکا اور ارمان کے ہاتھوں کے اپنا ہاتھ آزاد کروایا۔

تو ادھر کا شان اور حسنہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے دونوں کا بس نہی چل رہا تھا کہ ایک دوسرے کا خون کر دے۔

نکاح کی تقریب نمٹی تو سب ابھی کامران صاحب کے گھر ہی مقیم تھے کیونکہ ایک ہفتہ بعد ارمان کی لندن کی فلائٹ تھی۔

ارمان بہانے بہانے عیشا کے ارد گرد منڈلاتا کبھی اسے باہوں میں بھرنے کی کوشش کرتا کبھی راتوں کو اس کے ساتھ وقت گزارنے کی ضد کرتا۔

مگر عیشا جیسے یہ سب بہت عجیب لگتا تھا ارمان سے چھپنے لگی۔ ارمان اسے اسکی شرماو حیا سمجھ کے اگنور کر دیتا۔۔

اور پھر ارمان کے جانے سے ایک دن پہلے ارمان نے عیشا کو اپنے کمرے میں بلایا اور نہ آنے پہ اسے دھمکی دی ناراض ہونے کی۔۔

سب کے سونے کے بعد بہت ہمت کر کے عیشا ارمان کے کمرے میں ڈرتے ڈرتے پہنچی۔۔۔

ارمان جو آرام سے بیڈ پہ لیٹا تھا عیشا کے آتے ہی بیڈ پہ بیٹھا اور اسے اپنے پاس بلایا۔۔ عیشا جھجھکتے ہوئے ارمان کے پاس گئی۔

ارمان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا۔۔

بچپن سے تمہیں چاہتا ہو عیشا میرے محبت کب اتنی گہری ہوئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا کے کب میں نے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا کہ تمہارے ساتھ اپنی پوری زندگی گزار دو۔۔

کل میں چلا جاؤنگا اور دو سال بعد آؤنگا مجھے مس کرو گی؟؟

ارمان کی بات سن کے عیشا نے ہاں میں گردن ہلائی اور نظر اٹھا کے اسے دیکھا۔

اور وہی لمحہ تھا جب ارمان نے اپنے رشتہ کا جائز استعمال کر کے عیشا کے لبوں کو چھونا چاہا۔

ارمان اس سے پہلے عیشا کے لبوں کو چھوتا عیشا ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور کہا۔۔۔
کافی رات ہو گئی ارمان میں جارہی ہو۔۔۔

یہ بول کے عیشا جانے لگی کے ارمان نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اور اسے باہنوں میں بھر کے کہا۔

تو کیا ہوا تم کسی غیر کے ساتھ نہیں اپنے شوہر کیساتھ ہو یہ بول کے ارمان نے عیشا کی گردن پہ اپنے لب رکھے ارمان کا ایسا کرنا تھا کہ عیشا نے بھرپور مزاحمت کی خود کو چھڑوانے کی مگر ناکام رہی۔۔۔

ارمان دوبارہ عیشا کے لبوں پہ جھکا مگر عیشا کے لبوں کو چھونے سے پہلے ہی عیشا کا طمانچہ ارمان کا گال لال کر چکا تھا۔۔۔

جہاں ارمان اپنے گال پہ ہاتھ رکھ کے سکتے کی حالت میں عیشا کو دیکھنے لگا وہی عیشا کا ہاتھ بھی بے ڈھرک اپنے منہ پہ گیا اور وہ نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

اور ڈورتی ہوئی ارمان کے کمرے سے چلی گئی۔

صبح ارمان ناشتہ کی ٹیبل پہ سب سے ملا مگر اسنے ایک نظر بھی عیشا پہ نہی ڈالی عیشا کو بھی اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا مگر صرف وقتی طور پہ۔

ارمان سب سے ملا مگر عیشا سے نہی ایئر پورٹ بھی وہ اپنے ساتھ کسی کو لے کر نہی گیا اور دو سال کیلئے لندن چلا گیا۔

♥♥ بن تیرے کیسی عید

#مریم عمران [PDI] [LRI]

#قسط نمبر 4

ارمان کو گئے آج ایک مہینہ ہو گیا تھا۔ مگر اس نے ایک بار بھی عیشا سے بات نہی کی۔

گھر کے تمام افراد سے بات کرتا مگر جب جب عیشا سامنے آ جاتی بات کرنے وہ اوف ہو جاتا شروع شروع میں تو عیشا نے نوٹس نہی لیا۔

مگر جب ارمان کے رویہ رتی برابر بھی فرق نہیں آیا تو اسے تشویش ہونے لگی۔۔
اس نے ارمان کا نمبر لے کے اسے پر سنلی کال کی جو تھوڑی دیر بعد تو ریسپو کر لی گی
مگر ارمان نے عیشا کا چہرہ دیکھتے ہی کال کٹ کر دی۔۔

عیشا نے ڈھیروں سوری کے میسج ارمان کو کیے نجانے کتنی وڈیو کال کی مگر ارمان نے
ایک بھی کال پک نہیں کری۔۔

عیشا نے پھر بھی۔ ہمت نہیں ہاری جب عیشا کسی طور پہ ارمان کو کال کرنے سے باز
نہی آئی تو ارمان نے عیشا کی کال پک کی اور غصہ میں کہا۔۔

اب کیا مصیبت ہے تمہیں عیشا دور تو ہو گیا ہو تم سے نہیں آ رہا تمہارے قریب اب
کیوں تنگ کر رہی ہو مجھے؟؟؟

ارمان اس سے پہلے آگے سے کچھ اور بولتا عیشا کی سسکیوں نے اسکی بولتی بند
کر دی۔۔

ارمان نے کال کٹ کر کے فوراً ویڈیو کال کری۔۔

اور سامنے ہی اسے اسکی دشمن جان نظرائی، سرخ آنکھوں اور سرخ ناک
کیسا تھ۔۔

ارمان نے ایک نظر اسے دیکھا اور کہا۔

اب یہ رونادھونا کس لیے تم نے ثبوت دے تو دیا کیا عزت ہے میری تمہاری نظر
میں اب یہ ڈرامہ کیوں۔۔؟؟

ارمان کے اتنے سخت الفاظ میں عیشا نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا اور ارمان جسکا
سارا غصہ عیشا کی بہتی آنکھیں دیکھ اڑن چھو ہو گیا۔۔

ارمان نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا۔

جانتی ہو عیشا مجھے لگتا تھا تم بھی مجھ سے بچپن سے محبت کرتی ہو جیسے میں کرتا ہو تم
بھی مجھے دن رات ایسے ہی سوچتی ہو جیسے میں سوچتا ہو۔ مگر میں غلط تھا تمہارے

ایک مہینے پہلے کے رویہ نے مجھے یہ بات اچھی طرح سمجھا دی کے میں نے شاید جلد
بازی میں اپنے زندگی کیساتھ ساتھ تمہارے ساتھ بھی زیادتی کر ڈالی۔ شاید میں

غلط سمجھ بیٹھا تمہاری آنکھوں کا پیغام کے تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو؟؟

ارمان اس سے پہلے کچھ اور بولتا عیشا بول پڑی۔

نہی ارمان آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں بچپن سے صرف آپ سے محبت کرتی آئی ہو ہمیشہ آپ کیلئے اپنی محبت سنبھال کے رکھی۔

تو بچپن کی محبت جب کسی جائز رشتے کی صورت میں اپکو ملے تو اسکے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جیسا تم نے کیا۔ ارمان نے بھی آج حساب برابر کرنے کا سوچا۔

غلطی ہوگی نہ مجھ سے پکاب نہی کرونگی عیشا نے کسی معصوم بچے کی طرح منہ بنا کے کہا۔

اور یہ سنتے ہی ارمان کے لبوں پہ مسکراہٹ اگی۔

اب عیشا ارمان سے زور باتیں کرتی کبھی پوری پوری رات کبھی دن میں ہر نئے دن کیساتھ ارمان کی ویڈیو پہ فرمائش بڑھنے لگی کبھی وہ عیشا کو کس کا بولتا، کبھی بناڈوپٹہ کے بیٹھنے کو بولتا، کبھی رو مینس کرنے کو بولتا۔

ان سب جیسوں سے عیشا بہت جلدی گھبرانے لگی تھی اب وہ ایک بار پھر اپنے خول میں قید ہونے لگی اسے یہ سب بہت عجیب لگنے لگا وہ بہانے بہانے سے ارمان سے یہ تو بات نہیں کرتی اور کرتی تو صرف 5 منٹ۔۔

ارمان عیشا کی ساری باتیں بہت اچھی طرح نوٹ کر رہا تھا اور اس دن بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔۔

جب ارمان نے بہت دل سے عیشا کو کال کی اور پیاری بھری باتیں کرنے کو کہا۔ مگر عیشا نے یہ کہہ کے کال کٹ کر دی کے وہ اپنی دوست کے ہاں ہے بعد میں بات کرے گی۔۔

عیشا کا جواب سن کے فلحال تو ارمان چپ ہو گیا۔ مگر پھر پتہ نہیں کیا سوچ کے ارمان نے حسنہ کو کال کی۔۔

ہیلو حسنہ کیا کر رہی؟

ارے واہ بھی آج تو بڑے بڑے لوگوں نے ہمیں کال کی حسنہ نے خوش اسلوبی سے کہا۔۔

ہاں بس ایسی ہی اور کیا ہو رہا تھا۔؟؟

ارے ارمان بھائی کچھ نہیں بس اسٹڈی کر رہی تھی۔۔

ہمم اور تمہارے آپنی کہاں ہے؟؟؟

ارمان نے ڈھرکتے دل کیساتھ حسہ سے پوچھا۔۔

بھائی وہ تو ٹی وی دیکھ رہی ہیں۔ حسہ نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

حسہ کے جواب پہ ارمان کے دل میں چھن کر کے کچھ توٹا اور اس نے ادھر ادھر کی بات کر کے کال کٹ کر دی۔۔

اور خود سے تہیں۔ کیا کے اب وہ عیشا کو کال نہیں کرے گا۔

عیشا کے بھی پیپر اسٹارٹ ہو گئے اور وہ بھی اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔۔

اور یوں ارمان اور عیشا کے درمیان ایک مہینے کا وقفہ آگیا نہ تو عیشا نے ارمان کو کال کی اور نہ ارمان نے۔۔

عیشا جو یہ سب کر کے یہ سمجھ رہی تھی کہ جب ارمان واپس آئے گا اس کی رخصتی ہوگی تو وہ ارمان سے نہ صرف اپنے جذبات کا اظہار کرے گی بلکہ اپنے عمل سے بھی بتائے گی کہ اس کا ارمان اس کے لیے کیا ہے۔۔

مگر کہتے ہیں نہ اکثر خوش فہمی انسان کو لے ڈوبتی ہے۔۔ ایسا ہی کچھ عیشا کیساتھ ہوا جب عیشا نے ارمان سے دوری اختیار کی اس کے جذبات کی قدر نہیں کی۔
تو وہ بہت جلد ارمان کی زندگی میں اس کے جذباتوں کی قدر کرنے والی اگی۔۔
ماریہ ارمان کے آفس کی فی۔ کو لیگ تھی۔۔ ارمان سے بہت جلد اس کی دوستی ہوگی۔۔

ارمان جو پہلے سے ہی توڑا تھا ماریہ کا ساتھ ملتے ہی وہ پھر جی اٹھا۔۔
روز گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرنا۔ ساتھ گھومنا پھرنا ارمان کی باتیں اس کے جذبات ماریہ کیلئے بہت معنی رکھنے لگے۔۔۔۔
ان سب میں ارمان عیشا کو بھول گیا۔

اب اسکی زندگی میں ماریہ تھی جو کپڑوں سے لے کر ہر بات میں ارمان کی پسند میں ڈھل گئی تھی۔ مگر اس میں ایک خرابی تھی وہ فرینک بہت جلدی ہو جاتی تھی۔ ہر کسی سے آفس کے کی مردوں سے ہنسی مزاق کرتی انکے گلے ملتی۔۔۔

مگر فلحال ارمان کو ان سب سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

تو ادھر جب ارمان نے دو مہینے تک عیشا کو کال نہیں کوئی رابطہ نہیں کیا۔ تو عیشا کو پریشانی ہونے لگی مگر اب کافی دیر ہو چکی تھی جو جگہ خود عیشا نے خالی کی تھی اب وہ بھر چکی تھی اب عیشا ارمان کو کال کرتی رہتی مگر ارمان اب ارمان کے پاس اسکے لیے ٹائم نہیں تھا۔۔۔

اور پھر وہ ہوا جو کسی نے سوچا نہیں تھا جب ارمان نے کہا کہ وہ اپنی آفس کی۔ کو لیگ سے شادی کر رہا ہے عیشا چاہے تو خلا لے کے اپنی زندگی گزار سکتی ہے۔۔۔

ارمان کی بات نے جہاں نزہت بیگم اور کامران صاحب کی دنیا ہلا دی وہی عیشا کو لگا وہ اگلا سانس لے نہیں پائے گی۔۔۔

سب نے ارمان کو بہت سمجھایا مگر بے سود رہا۔

مگر حسنہ سے اپنی آپنی کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی کئی گھنٹوں وہ ایک جگہ۔ کو گھورتی رہتی عیشا کی زندگی جیسے رک سی گئی تھی مگر شاید اسے ابھی تک اس بات کا اندازہ نہیں ہوا تھا کہ یہ سب اسکے اپنے ہاتھوں کا کیا ہے۔۔۔

حسنہ نے جب ارمان کو کال کر کے ان سب کی وجہ پوچھی تو ارمان نے صرف اتنا کہا۔

کہ اپنی آپنی سے پوچھو حسنہ کے یہ رشتہ وہ نبھانا نہیں چاہتی۔۔۔

ارمان کی بات حسنہ کے سر کے اوپر سے گزر گئی مگر جب ارمان نے اسے ساری بات بتائی عیشا کا جھوٹ بتایا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔۔
نزدہت بیگم نے ارمان سے ہر تعلق توڑ لیا۔

تو ادھر مار یہ جو ارمان سے صرف دل لگی کر رہی تھی بہت جلدی ارمان سے اکتانے لگی ارمان کی بے جا پابندیاں اب اسے بری لگنے لگی۔۔۔

اور ایک دن اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ وہ صرف اس کا دوست ہے اس سے زیادہ کچھ اور شادی وہ ابھی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔

ماریہ کی باتیں ارمان کیلئے بہت بڑا جھٹکا تھی اس نے ماریہ کو بہت سمجھانا چاہا۔ مگر ماریہ ایک آزاد خیال لڑکی وہ ساری زندگی شادی کا طوق اپنے گلے میں ڈال کے نہی گھوم سکتی یہ بات وہ ارمان کو صاف صاف لفظوں میں بتا چکی تھی اور ارمان کو یہ بات صحیح طریقے سے تب سمجھ میں آئی جب ارمان نے ماریہ کو اپنے آفس کے باس کیساتھ گاڑی میں جاتے دیکھا۔

ارمان کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ وہ غصہ میں بہت غلط کر گیا اور گھر والوں کیساتھ اور اس لڑکی کیساتھ جسکے ساتھ اس نے محبت کا دعوا کیا تھا۔ کیا تھا جو عیشا نے اس سے رخصتی تک کا ٹائم مانگا تھا مگر اپنے ناقدری میں ارمان نے بہت غلط کر لیا تھا اپنے ساتھ۔

اس نے کی بار اپنی امی اپنے ماموں سے اپنے کبھی کی۔ معافی مانگی بہت رویا اور نزہت بیگم۔ تو ماں تھی معاف کر گئی۔

سب نے ہی اسے معاف کر دیا مگر جو ارمان کے شرک کو نہ بھول پائی جو زرا سا ٹائم نہ دینے پہ ارمان کی اتنی بڑی سزا کو نہ بھول پائی عیشا نے نہ تو کبھی ارمان سے بات کی اور نہ ہی اسے معاف کیا۔۔

♡♡ بن تیرے کیسی عید

#مریم عمران [PDI] [LRI] 

#قسط نمبر 5

لاہور ایئر پورٹ پہ اترتے ہوئے جہاں اسکا دل زور سے ڈھرکا وہی اسکے قدم بھی لڑکھڑائے۔۔

پاکستان سے جاتے وقت اسے کے ساتھ سب کچھ تھا مگر آج جب ڈھائی سال بعد وہ واپس آیا تو ایک انجانا ڈر تھا اسکے دل میں نجانے اسے اسکے شرک کی معافی ملے گی یہ نہیں۔۔

ارمان نے ایک لمبی سانس لی اور ٹیکسی کر کے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

جہاں اسکی ماں ڈھائی سال سے اسکی راہ تک رہی تھی جنکا دل وہ بہت بار دوکھا چکا تھا۔

ٹیکسی اسکے گھر کے پاس رکی تو چوکیدار نے اسے دیکھ کے سلام کیا۔

ارمان اس سے ملل کے اندر داخل ہوا اسکا خوبصورت سا گھر ویسا ہی تھا۔ گارڈن عبور کے کر کے جب وہ ہال میں داخل ہوا تو نزہت بیگم سوچو میں غرق چائے پینے میں مصروف تھی انکی پشت ارمان کی طرف تھی۔ ارمان نے آرام سے اپنا سامان سائیڈ میں رکھا اور دبے پاؤں آگے بڑھا اور جا کے اپنی ماں کی پشت کے پیچھا کھڑا ہوا مگر نزہت بیگم کی گودھ میں اپنی تصویر دیکھ کے اسکی آنکھیں بھگنے لگی۔ اچانک اس نے نزہت بیگم کے گلے۔ میں اپنی باہیں ڈالی اور کہا۔ اور جنل پیس سے پیار کرے تصویر میں کیا رکھا ہے۔

نزہت بیگم اچانک چونکی اور بے یقینی کی حالت میں پلٹ کے ارمان کو دیکھنے لگی۔ اسکا چہرہ چھوتے وقت اگر نزہت بیگم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھی تو کچھ ایسا ہی حال ارمان کا بھی تھا۔

نزہت بیگم تیزی سے ارمان کے سینے سے لگ کے رونے لگی۔

.. تو تو اگیا ارمان

اب جائے گا تو نہیں نہ اپنی ماما کو چھوڑ کے؟؟؟

نہی۔ ماما پردیس میں صرف تنہائی کے اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں رکھا اب ہمیشہ

کیلئے آپکے پاس آگیا ہو اور بہت جلد آپکی بہو کو بھی۔ لے اونگا۔

نزہت بیگم کو ارمان نے آرام سے صوفے پہ بیٹھاتے ہوئے کہا۔

ارمان وہ معاف نہیں کرے گی پیٹا؟؟

کرے گی معاف امی جب سچے دل سے معافی مانگنے پہ اللہ ہماری ساری غلطیاں

معاف کر دیتا ہے تو وہ تو اللہ کی بندی ہے۔

ارمان کی بات پہ نزہت بیگم نے پریشان لہجے میں کہا۔

ارمان شرک اللہ بھی معاف نہیں کرتا۔

جانتا ہوا می مگر سچے دل سے معافی مانگنے پہ وہ ہر گناہ معاف کر دیتا ہے بس آپ میرا

ساتھ دیجیے مجھے آپکے ساتھ کی ضرورت ہے۔

ارمان نے نزہت بیگم کے ہاتھوں کو چوم کے کہا۔۔

میں ہمیشہ اپنے بیٹے کیساتھ ہو مگر تم یہ بتاؤ یو اچانک کیسے آئے بتایا بھی نہیں تم نے
۔۔؟؟؟؟

امی سوچا دور بیٹھ کے معافی نہیں مل رہی کیوں نہ پاس رہ کے معافی مانگ لو۔۔
مطلب میں سمجھی نہیں بیٹا؟؟

ارمان نے اپنی اور حسنہ کے درمیان ہوئی ساری بات نزہت بیگم کو بتادی۔۔
بس امی آپ خالہ کو اور ماموں کو بھی اس پلین میں شامل کر لے ماموں سے اجازت
لے لے میرے کراچی آنے کی۔ باقی آپکی بہو کو منانا میرا کام ہے۔۔
نزہت بیگم نے ارمان کی بات پہ ہاں میں ہاں ملائی۔۔
www.urduNovelsMania.com
نزہت بیگم نے کال کر کے سب کو ارمان کا پلین بتا دیا اور سب اسکا ساتھ دینے کیلئے
تیار ہو گئے۔۔

#####

امی بھی روزے میں تنگ نہیں کرے میں نہیں جا رہا کراچی۔۔

کاشان نے شکل پہ بیزاریت لاتے ہوئے کہا۔

کاشان زیادہ مجھے تنگ نہی کرو آپ کچھ بول کیوں نہی رہے اسے ارمان اور اپا کراچی جارہے ہیں انکا فون آیا تھا عید وہی گزارینگے وہ ارمان عیشا کو منانے جارہا ہے۔۔

زینب بیگم نے اپنے شوہر نادر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جوان دونوں ماں بیٹے کی نوک جھونک بھی سن رہے تھے اور اخبار بھی پڑھے تھے۔۔

تو امی ارمان بھائی کی تو بیوی کا مسئلہ ہے میں کس خوشی میں جاؤ؟؟ کاشان نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا۔

کیونکہ تم بھی بہت جلد اس گھر کے داماد بنے والے ہو میں حسنہ کا ہاتھ مانگ رہی ہو بھائی سے تمہارے لیے رمضان میں ہی نکاح کرونگی تمہارا۔۔

www.urdu novels mania.com

کیا ۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱

کاشان نے تقریباً چیختے ہوئے زینب بیگم کی بات پہ کہا۔

امی میں کسی صورت اس پھوہڑ لڑکی سے نکاح نہی کرونگا یہ بات آپ اچھی طرح سمجھ لے یہ میری زندگی ہے اور مجھے پورا حق ہے اپنا جیون ساتھی چننے کا۔۔

کاشان کیا برائی ہے حسنہ میں تمہارے ماموں کی بیٹی ہے پڑھی لکھی ہونہار سلیقے مند بچی ہے۔۔

زینب بیگم نے کاشان کو غصہ میں گھورتے ہوئے کہا۔۔

ایک نمبر کی پھوہڑ لڑکی ہے امی ایک کرتا تو استری کرنا آتا نہیں اسے۔۔

کاشان یہ بہت پرانی بات بتا رہے ہو تم ڈھائی سال ہو گئے ہیں تمہیں حسنہ سے ملے ہوئے آپ کچھ بولتے کیوں نہیں نادرا سے زینب بیگم نے آخر میں اپنی باتوں کی توپوں کا رخ نادرا صاحب کی طرف موڑا۔۔

ماما آپ مجھ پہ اپنی مرضی اس بار مسلط نہیں کرے پلیز کم از کم نکاح کس سے کرنا ہے یہ حق تو آپ مجھے دے کاشان نے جب زینب بیگم کو روتے دیکھا تو کہا۔۔

ٹھیک تو پھر جو تمہیں پسند ہے وہ بتا دو میں اس کے گھر لے چلتی ہو رشتہ میرے نزدیک تمہاری پسند کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے۔۔

زینب بیگم نے بھی کاشان کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

ارے یار ماما مجھے کوئی پسند نہیں ہے ہوتی تو کیا اپکو نہیں بتاتا۔۔

تو پھر اپنی ماں کی بات مان لو کا شان نادر صاحب بیچ میں بول پڑے۔۔
پاپا اب آپ بھی؟؟

کا شان نے مایوسی سے نادر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا کوئی زبردستی نہیں ہے تم جاؤ اپنی ماما کیساتھ حسنہ کو دیکھو اسے جانو اگر پھر بھی تمہارا دل اسکی طرف راغب نہ ہو تو پھر تمہاری ماما بھی تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرے گی یہ میرا وعدہ ہے۔۔

ٹھیک ہے پاپا چلا جاتا ہو کا شان نے بھی ہار مانتے ہوئے کہا۔۔

#####

سحری میں ہی سکینہ بیگم نے اپنی دونوں بیٹیوں کو اطلاع دے دی تھی کہ اسکی دونوں پھوپھیاں یہاں آرہی ہیں عید یہی گزرا اینگی۔۔

عیشا کے علاوہ سب جانتے تھے کہ ارمان بھی آرہا ہے ساتھ مگر فحال یہ بات سب نے ہی عیشا سے چھپائی۔۔

دوپہر تک سب کراچی پہنچ چکے تھے۔ جب حسنہ ڈورتی ہوئی عیشا کے کمرے میں پہنچی جو نماز پڑھ رہی تھی۔

آپی آپی پھپھو آگئی۔

اچھا چلو تم میں آتی ہو عیشا نے دعا مانگتے ہوئے کہا۔

عیشا تیزی سے جاء نماز لپیٹ کے نیچے آئی اور جیسے ہی نزہت بیگم اور زینب بیگم کو سلام کراا سکی نظر سامنے صوفے پہ بیٹھے ارمان پہ پڑی۔

ڈھائی سال بعد اس بیوفا کو دیکھ کے عیشا کی آنکھیں بھینگنے لگی یہ منظر کا شان ارمان کیساتھ ساتھ وہاں بیٹھے سب نے دیکھا۔

جہاں عیشا کی آنکھوں میں ہزاروں شکوے گلے وہی ارمان کی آنکھوں میں معافی کی درخواست اور ندامت تھی۔۔

جب ماحول کو کا شان کی آواز نے درست کیا۔

ارے سوئیٹ کزن مجھ سے نہیں ملو گی۔

کاشان کے بولنے پہ عیشا ایک دم اپنی سوچوں باہر نکلی ایک نظر وہاں بیٹھے ہر نفوس پہ ڈالی اور اوپر چلی گی۔۔

حسنہ نے ایک اس بھری نظر اگر عیشا پہ ڈالی تو تور حم بھری نظر ارمان پہ جسکے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ تھی۔۔۔

جب کے کاشان کی نظریں بار بار بھٹک کے حسنہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

حسنہ عیشا کے کمرے میں آئی تو وہ بیڈ پہ بیٹھ کے رو رہی تھی۔ جب حسنہ نے عیشا کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور کہا۔۔۔
آپی؟؟

حسنہ کے بولنے پہ عیشا نے چہرہ اٹھا کے غصہ سے حسنہ کی طرف دیکھا اور کہا۔۔
تم جانتی تھی یہ بات کے ارمان ساتھ آئینگے؟؟ پھپھو کے ساتھ جھوٹ مت بولنا
حسنہ مجھ سے۔۔

عیشا کے بولنے پہ حسنہ نے نظریں جھکا کے گردن ہلائی تو عیشا نے غصہ میں اسکا کندھا پکڑ کے جھنجھوڑ ڈالا اور کہا۔

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو حسنہ میرے ساتھ یہ جانتے بوجھتے کے اس شخص نے تمہاری آپ کیساتھ کیا کیا۔

اور اب وہ کیا لینے آئے ہیں یہاں؟؟؟

آپی وہ بہت شرمندہ ہے اپنے کبھی پہ پچھلے دو سالوں سے تم سے معافی مانگ رہے ہیں وہ بس کر دو آپ کی محبت اگر ایک بار روٹھ جائے تو بہت کم خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں وہ مناتی ہے تم ان خوش نصیبوں میں سے ہو آپی بس کر دو اپنی۔

تم کچھ نہیں جانتی حسنہ محبت میں شرک کرنے والے کو معافی نہیں ملتی۔ عیشا نے اپنے آنسو بے دردی سے رگرتے ہوئے کہا۔

میں سب جانتی ہو آپی معاف کرنا اگر ارمان بھائی نے محبت میں شرک کیا تو مجبور آپ نے کیا آپ بیوی تھی انکی کوئی گرل فرینڈ نہیں محرم کا رشتہ تھا آپکے ساتھ انکا

کوئی حرام کا نہیں۔۔ ارے بیویاں تو شوہر کی انگلیوں کے اشارے سمجھ جاتی ہیں تو آپ کیسی بیوی ہیں۔۔

حسنہ کی باتوں پہ عیشا نے حیران نظروں سے حسنہ کو دیکھا۔
مگر حسنہ نے عیشا کی نظروں کا خاص نوٹس نہیں لیا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

انہوں نے کبھی آپ سے نکاح ہونے سے پہلے کوئی غلط بات کی کوئی فرمائش کی عزت دار طریقے سے اپکو اپنا بنایا ایک پاک رشتہ میں باندھا اور بدلے میں اپنے کیا کیا۔۔ ارے دور دیس میں بیٹھا شخص اگر اپنی بیوی سے پیار محبت کی باتیں نہیں کرے گا تو کس سے کریگا۔

مجھے یہ سب پسند نہیں ہے حسنہ عیشا نے اپنی کمزور سے وضاحت دی۔۔

ہاں تو اب تو آپ انکی بیوی تھی نہ کوئی منگیتر نہیں اور پھر جب جب انہوں نے آپ سے محبت کرنی چاہی آپ نے انہیں انکوں کیا یہاں تک کے جھوٹ تک بولے۔۔
معاف کرنا پی تالی دونوں ہاتھوں سے بچتی ہے اگر وہ بھٹکے تو موقع اپنے دیا۔۔

اور اگر اب بھی آپ اپنی ضد پہ قائم ہیں تو ٹھیک ہے پھر ختم کرے یہ شرک شرک کا راگ الاپنا نہی رکھنا تعلق تو ختم کرے یہ نکاح لے لے خلا میں وعدہ کرتی ہو آپ سے میں دونگی اپکا ساتھ۔۔

یہ بول کے حسنہ غصہ میں عیشا کے کمرے سے باہر نکلی تو ارمان کو کھڑپا یا جوان دونوں بہنوں کی باتیں سن چکا تھا جس نے حسنہ کے سر پہ ہاتھ رکھا اور کہاں خوش رہو۔۔

اور حسنہ نے مسکرا کے صرف اتنا کہا۔

محبت پی خالی دھول جمی ہے ارمان بھائی جیسے صرف آپ۔ ہٹا سکتے ہیں یہ بول کے حسنہ چلی گی۔ ادھر ارمان نے ایک نظر عیشا کے کمرے پہ ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔ مگر پلر کے پیچھے کھڑا کوئی اور بھی تھا جس نے ان دونوں بہنوں کی باتیں سنی تھی اور مسکراتے ہوئے اپنا فیصلہ بدلنے کا سوچا۔۔

بن تیرے کیسی عید ❖❖❖

#مریم عمران [PDI] [LRI] 

#قسط نمبر 6

حسنہ کے جانے کے بعد عیشا کو اور زیادہ رونا آیا یہ سوچ کے کے اسکی بہن بھی اسکو سمجھ نہی سکی۔۔

بچے کے قریب حسنہ اور عیشا کچن میں افطاری کا انتظام کرنے گھسے۔۔ 4
پکوڑے، دہی بڑے، فروٹ چاٹ، کوftے، رول سموسے، چھولو کی چاٹ، سب ہی وہ دونوں بہنیں بنا رہی تھی مگر کچن میں بالکل خاموشی تھی۔۔
نہ حسنہ عیشا سے بات کر رہی تھی نہ عیشا حسنہ سے۔۔

ارمان نماز پڑھ کے کچن میں آیا تو دونوں بہنوں کام میں جتا پایا مگر ارمان کی نظریں تو عیشا کا ہی طواف کر رہی تھی۔ بلیک اور پنک کلر کے کنٹراس سوٹ میں ڈھیلا سا جوڑا بنائے سائیڈ میں ڈوپٹہ باندھے کام میں مگن تھی۔۔

جب ارمان نے گلا کھنکارتے ہوئے کہا۔۔

حسنہ میری کوئی ہیلپ چاہیے افطاری بنانے میں۔۔؟؟

ارمان کی آواز پہ فروٹ چاٹ بناتی عیشا کا دل زور سے ڈھر کا وہی اسنے ڈوپٹہ کھول کے سر پہ لیا۔

جبکہ حسنه نے ڈوپٹہ سینے پہ درست کیا اور پلٹ کے ارمان سے کہا۔

ارے ارمان بھائی اچکوا فطاری بنانا آتی ہے؟؟

ہاں نہ اب پردیس میں بیوی تو ساتھ تھی نہیں جو میرے لیے فطاری اور سحری بناتی۔

یہ بات کہہ کے ارمان نے کن اکھیوں سے عیشا کو دیکھا تھا۔

ایک دو دوست تھے جو غیر مسلم تھے تو بس اس لیے سب کام خودی کرنا پڑتا تھا۔

اوہ چلے ارمان بھائی ابھی تو 18 روزے باقی ہیں آپ کو خدمت کا موقع ضرور دیں گے

--

حسنہ اور عیشا باتوں میں لگے تھے۔ جب کا شان نے کچن میں اینٹری تھی اور ڈاننگ

ٹیبیل پہ بیٹھ کے تھکن زدہ حال میں عیشا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

اف عیشا بھی تمہارے کراچی میں تو بہت گرمی ہے بات سنو سوئیٹ کزن زرارو ح

افز میں برف زیادہ ڈالنا۔

کاشان کی بات سن کے عیشا مسکرائی اور ارمان نے تو کبھی غور ہی نہیں کیا عیشا کی مسکراہٹ اتنی حسین ہے۔۔۔

عیشا کاشان کے پاس پکوڑوں کا سامان لے کے بیٹھی اور کہا۔
بے فکر رہو مجھے پتہ ہے کراچی اور پنڈی کے موسم میں بہت فرق ہے اس لیے میں تمہاری لیے لسی بھی بنائی ہے۔

ارے واہ کزن جیو۔۔۔

تو ادھر ارمان عیشا کو دیکھ کے خالی یہی سوچ سکا کہ کب وہ اس سے اس انداز میں بات کرے گی۔۔۔

مگر حسنہ اس کا تو کاشان کی۔ نزاکت دیکھ کے ہی روزے میں پارہ ہائی ہو گیا اور اس نے دہی بڑے بناتے ہوئے کہا۔

اف ارمان بھائی ایک تو پنڈی کے لوگوں میں نزاکت بہت ہوتی ہے اب گرمی ہے تو برداشت کرو روزہ تو ویسے بھی صبر کا نام ہے۔۔۔

حسنہ کی بات پہ ناچاہتے ہوئے جہاں عیشا کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی وہی ارمان کا بھی ایسا ہی حال تھا۔ جبکہ کاشان نے ماتھے پہ بل ڈال کے حسنہ کو دیکھا اور کہا۔

حسنہ میڈم چھو لوں میں دہی زرا زیادہ ڈالنا کیا ہے نہ میں نے سنا ہے روزہ رکھ کے کراچی کے لوگوں پارہ ساتویں آسمان پہ ہوتا ایسا لگتا ہے جیسے احسان کیا ہو سامنے والے پہ روزہ رکھ کے کچھ کام بھی کر لو زیادہ آٹم عیشا نے ہی بنائے ہیں باتیں بنانے کے علاوہ اور بھی بہت کچھ بنالو۔

یہ بول کے کاشان اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کچن سے نکلا۔ حسنہ نے منہ کھولے جاتے ہوئے کاشان کو دیکھا دہی بڑے فریج میں رکھ کے عصر کی نماز پڑھنے چلی گئی۔

جبکہ عیشا پکوڑوں کا بیسن گھولنے لگی اور ساتھ ساتھ میں سوچنے لگی۔

اب یہ کچن میں کیا کر رہے ہیں جاکوں نہیں رہے۔

بیسن گھولتی عیشا جہاں اپنی سوچوں میں گم تھی۔ وہی اپنی بالوں کی لٹوں سے بھی پریشان تھی جو بار بار اڑاڑ کے اسکے چہرے پہ آرہی تھی جس سے عیشا کافی ڈسٹرب ہو رہی رہی تھی۔۔

ارمان نے جب دوبار عیشا کو بیسن والے ہاتھوں سے اپنی لٹوں کو اپنے چہرے سے ہٹاتا دیکھا تو آٹھ کے عیشا کے قریب آیا عیشا جو بیسن گھولنے میں مگن تھی ارمان کے اس طرح قریب آنے پہ گھبرا گئی۔۔

ارمان نے آگے جھک کے اسکے جوڑے سے بال پن نکال اور اسکی دونوں لٹو کو سمیت کے پن اپ کر دیا۔۔ اور کچن سے چلا گیا۔۔

یہ سب اتنی جلدی ہوا کے عیشا کو سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔۔
www.urduNovelsMania.com

کر تو کچھ نہیں پای مگر برابر بڑائی ضرور۔۔

دکھاوا۔۔

#####

افطاری خوشگوار ماحول میں کھائی سب ہی ٹیبل پہ اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ ارمان کی۔ نگاہیں عیشا کے گلاس پہ تھی جس میں لسی بچی ہوئی تھی۔۔۔

عیشا نے جیسی ہی ہاتھ آگے بڑھایا گلاس اٹھانے کیلئے ارمان نے جھٹ گلاس اٹھایا اور ہونٹوں سے لگالیا عیشا نے ایک خوشخوار نظر ارمان پہ ڈالی اور خاموش ہو گئی۔۔۔

تراویح کی بعد سب ہی سو گئے تھے مگر عیشا کچن سمیٹ رہی تھی کیونکہ آج باری اس کی تھی جب ارمان کچن میں آیا اور کہا۔۔۔

ایک کپ کافی ملے گی؟؟

ارمان کے بولنے پہ کچن صاف کرتی عیشا کا ہاتھ پل بھر کیلئے تھما اور اس نے کافی بنانے رکھی۔

ارمان وہی بیٹھ کے عیشا کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

کافی بنتے ہی عیشا نے کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھا اور جیسی ہی جانے کیلئے مڑی ارمان نے اسکی کلائی تھام لی اور کہا۔۔۔

بس کرد و عیشا اتنی دور سے صرف تمہارے لیے آیا ہو جانتا ہو گناہ ہو گیا مجھ سے مگر تم بھی جانتی ہو اکیلے میں قصور وار نہیں پلیز معاف کر دو۔

عیشا نے ایک جھٹکے سے ارمان سے اپنی کلائی آزاد کروائی اور کہا۔

مجھے بھی تو اپنے خلا کا کہا تھا میں نے تو نہیں لی میری محبت میں بھی تو اپنے شرک کیا میرے زندگی میں تو کوئی نہیں آیا۔

میں نے نہیں کہا آپ سے کے آئے مجھے منائے یہ معافی مانگیں۔

آپ کی زندگی ہے جیسے چاہے گزرے مجھے اب فرق نہیں پڑتا۔

یہ بول کے عیشا جانے لگی جب ایک جھٹکے سے ارمان نے اسے کھینچ کے دیوار سے لگایا اور کہا۔

فرق نہیں پڑتا تو میری زندگی کی دعائیں کیوں مانگتی ہو، فرق نہیں پڑتا تو کیوں آج تک

نمبر نہیں بدلا، فرق نہیں پڑتا تو کیوں آج تک میرے نام پہ بیٹھی ہو، کیوں نہیں لی خلا عیشا میڈم۔

بس بہت ہو اعزت سے عید کے بعد رخصتی کی تیاری کرو۔

میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے آپ آئی سمجھ۔ عیشا نے اپنے آپکو چھڑواتے ہوئے کہا جس میں وہ ناکام رہی۔۔

اودہ ریلی بیوی ہو میری جائز حق ہے میرا تم پہ جب چاہو جو چاہو تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہو۔۔ ہاں وہ بات الگ ہے جب تم مجھ سے تعلق توڑنا چاہو جب آزاد ہو تم۔۔

اور مجھے نہیں لگتا کہ تم مجھ سے دور ہونا چاہتی ہو ارمان نے عیشا کے اور قریب آتے ہوئے کہا۔۔

دور رہے مجھ سے عیشا نے جھٹکے سے ارمان کو خود سے دور کیا۔۔
میری قربت کی عادت ڈال لو یا تو مجھے اپنا ویہ پھر مجھ سے الگ ہو جاو۔۔
یہ بول کے ارمان کچن سے باہر نکل گیا۔۔

بن تیرے کیسی عید

#مریم عمران [PDI] [LRI]

#قسط نمبر 7

ارمان جیسی ہی کچن سے نکلا تو حسنہ کو اپنا منتظر پایا۔

ارمان کو دیکھتے ہی حسنہ نے اسے گڈ لک کا اشارہ کیا ارمان مسکراتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

عیشا کمرے میں آئی تو حسنہ اپنے موبائل میں لگی تھی دو دن سے دونوں بہنوں میں بات چیت بند دی۔

عیشا نے آ کے حسنہ سے کہا۔

حسنہ ناراض ہو مجھ سے؟؟

عیشا کی بات سن کے حسنہ نے ایک نظر عیشا کو دیکھ کے دوبارہ اپنے موبائل میں مگن ہوتے ہوئے کہا

نہی میں کون ہوتی ہو آپی تم سے ناراض ہونے والی۔

ایسی بات نہی ہے حسنہ تم۔ جانتی ہو تم میرے لیے کیا ہو۔

یہ بول کے عیشار وہاںسی ہوئی تو حسنہ فوراً اسکے قریب آئی اور اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

آپی میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتی اور یہ بات تم خود بھی جانتی ہو کہ تمہاری خوشی کس کے ساتھ ہے تو ضد چھوڑ دو آپی ایک موقع تو دو ارمان بھائی کو میں نے دیکھا ہے انکی آنکھوں میں صرف پچھتاوا ہے۔

حسنہ میرے لیے بہت مشکل ہے یہ سب اور پلیرز اب تم اس معاملے میں نہیں بولو گئی وعدہ کرو مجھے سے دل سے فیصلہ کرنے دو حسنہ میں دل سے فیصلہ کرنا چاہتی ہو باتوں میں آ کے نہیں۔

!!! اففف

www.urdu novels mania.com

حسنہ نے ایک لمبی سانس لی اور کہا۔

ٹھیک ہے آپی نہیں بولو گئی آج کے بعد تمہیں مگر پلیرز فیصلہ واقعی دل سے کرنا داغ سے نہیں۔

حسنہ بول کے چپ ہوئی تو عیشا نے صر فہاں میں گردن ہلائی۔

#####

اگلے دو دن کافی سکون سے گزرے آخری عشرہ شروع ہونے میں دو دن باقی تھے جب کاشان اپنی امی کے کمرے میں گیا جو فون پہ نادر صاحب سے بات کر رہی تھی۔

کاشان کمرے میں بیڈ پہ جا کے لیٹا اور زینب بیگم کی کال کٹ ہونے کا ویٹ کرنے لگا۔

زینب بیگم نے کال کٹ کی جب کاشان نے انکی۔ گودھ میں سر رکھا اور آنکھیں موند لی۔

زینب بیگم نے آہستہ آہستہ اسکے سر میں انگلیاں چلائی جب کاشان نے کہا۔
امی آپ یہاں جس مقصد کیلئے آئی تھی وہ تو آپ بھول ہی گئی۔

کاشان کی بات پہ۔ زینب بیگم نے کہا۔

اب جو ان لڑکے کیساتھ زبردستی کرتے ہوئے اچھی لگوں گی۔

اب جب تمہاری خوشی ہی نہیں تو پھر فائدہ۔

آپ سے کس نے کہا میری خوشی نہیں۔۔

یہ بات بول کا شان کے لب پر مسکرائے وہی زینب بیگم کا ہاتھ پل بھر کیلئے رکا۔
کا شان اٹھ کے بیٹھا تو زینب بیگم نے اس سے بے یقینی دیکھا اور کہا۔
کیا کہا تم نے پھر سے کہو۔؟؟

کا شان مسکرا کے دوبارہ زینب بیگم کی گود میں لیٹا اور کہا۔
یہی کے اپکی نکمی بھتیجی اتنی بھی نکمی نہیں آپ ماموں سے بات کرے اور آخری عشرہ
شروع ہونے سے پہلے نکاح رکھ لے۔۔۔

ہاے میں صدقے میری جان میں آج ہی کا مران بھائی سے بات کرونگی روزے
کے بعد۔

روزے کے بعد سارے بڑے کمرے میں موجود تھے جب حسنہ اور کا شان کو بلایا
گیا۔

باہر ارمان اور عیشا ہی رہ گئے۔۔ عیشا پاگلوں کی طرح ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی
تھی جب ارمان نے اس سے کہا۔

بے فکر رہا بھی رخصتی کی تیاریاں طے نہیں ہو رہی جو خوشی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی ہو۔۔

اب سے کس نے کہا میں اپنی رخصتی پہ خوش ہوں گی۔۔

ہاں یہ بھی ہر مشرقی لڑکی اپنے بابا کا گھر چھوڑتے وقت اداس ہوتی ہے ارمان نے اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔

افسوس انسان کو اتنی بھی خوش فہمی بھی نہیں پالنی چاہیے ارمان۔۔
میں ابھی رخصتی کا منع کر دوں گی۔۔

یہ بول کے عیشادو بارہ بند کمرے کی طرف دیکھنے لگی۔ جب پیچھے سے آ کے ارمان نے اسے پیٹ سے تھاما اور اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

سوچ سمجھ کے انکار کرنا آگے کی زمدار تم خود ہو گی جانمن اور اندر بند کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جب کے عیشا کا چہرہ اب ارمان کی قربت سے بلش ہونے لگا تھا۔ اب اسے ارمان کا قریب آنا برا نہیں لگتا تھا مگر ایک آنا کا خول تھا جیسے شاید توڑنے میں عیشا ہچکچا رہی تھی۔

#####

بند کمرے میں ہونے والی میٹنگ میں یہ طے پایا کہ دو دن بعد کا شان اور حسنہ کا نکاح تھا اور عید کے بعد دونوں بہنوں کی رخصتی۔

یہ خبر جہاں عیشا کیلئے خوشی کا باعث تھی وہی عیشا کے لیے پریشان کن بھی کیوں کے وہ ابھی تک ارمان کی طرف سے اپنا دل صاف نہیں کر پائی تھی۔

جبکہ ماں باپ کے فیصلے پہ حسنہ نے خوشی خوشی سر تو جھکا لیا تھا مگر اسے کا شان کی طرف سے اس بات کی امید نہیں تھی۔

دو دن کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا صبح میں حسنہ کے ہاتھ میں کا شان کے نام کی مہندی لگی تو وہی عیشا کے ہاتھوں میں سکینہ بیگم نے ذبردستی مہندی لگوائی۔

افطاری کے بعد نکاح کا انتظام رکھا گیا۔

بلیڈ ریڈ کلر کے برانڈڈ شلوار قمیض کے سوٹ پہ جہاں حسنہ پہ توٹھ کے روپ آیا تھا تو مہرون کلر کے کرتے میں کاشان کی بھی شان نرالی تھی تو ادھر رائل بلیو کلر کی میکسی میں عیشا ارمان کی دنیا ایک بار پھر ہلا چکی تھی۔

نکاح کی رسومات کے بعد حسنہ عیشا کے گلے لگ کے خوب روی تو ادھر آج کامران صاحب اور سکینہ بیگم کی آنکھیں بھی بھیگ گئی تھیں دونوں بیٹیوں کے فرض سے آج وہ دونوں سبکدوش ہو گئے تھے۔

ارمان نے کسی بیٹی کی طرح ہرز مہداری سنبھالی عیشا کن آنکھیوں سے ارمان کی ساری بھاگ ڈور دیکھ رہی تھی سب ہی خوش تھے ارمان سے بس اسکے دل کا میل ہی دھل کے نہیں دے رہا تھا۔

نکاح ساتھ خیریت سے نبٹا تو سب ہی باہر لان میں بیٹھے تھے سحری میں وقت کم تھا اس لیے سونے کا کوئی فائدہ نہیں تھا عیشا سب کیلے کچن میں چائے بنا رہی تھی اور حسنہ کمرے میں چینیج کرنے چلی گئی۔

مسلسل اپنے ڈوپٹہ سے الجھتی حسہ رونے کو تھی جب اسکے کمرے کا دروازہ کھلا وہ سمجھی عیشا ہوگی اسلیے بنا دیکھے بول پڑی۔

یار آپنی یہ پن دیکھو کہاں اٹک گی ہے ڈوپٹہ اتر ہی نہی رہا بہت ہیوی سوٹ ہے یار یہ مجھے گرمی لگ رہی ہے۔

یہ بول کے حسہ دوبارہ ڈوپٹہ سے الجھنے لگی جب کاشان نے آگے بڑھ کے اسکے ڈوپٹے کی پن نکالی ڈوپٹہ جھٹکے سے حسہ کے پیروں میں اگرا۔

حسہ نے جھک کے ڈوپٹہ جیسی ہی اٹھایا تو شیشہ میں عیشا کی جگہ کاشان کا عکس دیکھ کے وہ شرما کے نگاہ جھکا گی۔ تو ادھر کاشان بھی بنا ڈوپٹہ کے حسہ کے حسین سراپے کو دیکھ کے نظریں چرا گیا۔

حسہ نے وہی ڈوپٹہ اپنے سینے پہ پھیلا یا اور کاشان سے کہا۔
کوئی کام تھا اچکو؟؟

کاشان نے اسکے سراپے پہ ایک بھرپور نظر ڈالی اور کہا۔

نہی ملنے آیا تھا اپنی بیوی سے جو نکاح کا سنتے ہی سات پردوں میں چھپ گئی تھی۔

کاشان کی بات سن کے حسنه نے اپنے دل میں کب سے مجلتا سوال پوچھ لیا۔
آپ نے مجھے سے شادی کرنے کو کیوں کہا پھپھو کو۔۔
کاشان کو حسنه سے اسی سوال کی توقع تھی۔۔

کاشان حسنه کے تھوڑا اور قریب آیا تو حسنه کے قدم خود بخود پیچھے کو اٹھے اور وہ
ڈریسنگ سے لگ گی کاشان نے جھک کے اسکے گالوں کو چوما اور کہا۔۔
کیوں کے میں چاہتا ہوں تم ساری زندگی میرے کرتے جلاتی رہو۔۔
یہ بول کے کاشان نے جیب میں سے رنگ نکال کے حسنه کو پہنائی اور کہا۔
نکاح مبارک ہو مسسرز کاشان۔۔
اور کمرے سے چلا گیا۔
www.urduNovelsMania.com
حسneh کے لبوں کو ایک حسین مسکراہٹ نے چھوا اور وہ اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا
گئی۔۔

بن تیرے کیسی عید ♥♥

#مریم عمران [PDI] [LRI] 

#قسط نمبر 8

(سیکنڈ لاسٹ)

آخری عشرہ تیزی سے گزر رہا تھا جہاں عید کی تیاری جاری تھی عیشا اور حسنہ کی وہی ان دونوں کی رخصتی کی بھی تیاری زور شور سے جاری تھی۔

کاشان روز کچھ نہ کچھ حسنہ کو دلانے بازار لے کر جاتا کبھی وہ لوگ سحری باہر کرتے کبھی روزہ باہر کھولتے کبھی ڈنر باہر کرتے۔

تو ادھر ارمان ہمیشہ کیسی کے ریفرنس سے عیشا کو شاپنگ پہ لے کے جاتا۔

آج بھی وہ عیشا کو لے کے مارکیٹ آیا تھا۔ دل کھول کے عیشا کو شاپنگ کروائی تھی مگر اسکے لبوں پہ مسکراہٹ نہیں لاپایا۔

ارمان اب تھکنے لگا تھا وہ ہر ممکن کوشش کر چکا تھا مگر ناکام رہا عیشا کا دل جیتنے میں۔

آج جاگنے کی رات تھی عبادت کی رات تھی عیشا تراوت کچڑھ کے سوئی نہیں تو ادھر پر سنل پر اہلم کی وجہ سے حسنہ کو نہ تو روزے رکھنے تھے نہ عبادت کرنی تھی وہ سوئی پڑی تھی عیشا کچن میں کافی بنانے آئی تو نزہت بیگم کو کچن میں پہلے سے کھڑا پایا۔۔۔
ارے پھپھو آپ اس وقت کچن میں کیا کر رہی ہیں؟؟
کوئی کام تھا تو مجھے بتا دیتی؟؟

بیٹا کام تو تھا مگر شاید تم نہیں کرتی اس لیے میں خودی آگئی کچن میں۔
ایسا بھی کیا کام پھپھو آپ بتائے مجھے میں کرتی ہو۔۔

بیٹا وہ اصل میں ارمان کو بہت تیز بخار ہے نزلے سے سر میں اور ناک میں بہت درد ہو رہا ہے۔ بہت بولا اسے دوائی لینے کا مگر سن نہیں رہا بھی بھی بخار میں ہے تو سوچا تھوڑی سے چاہے ہی پلا دوز بردستی تا کے دوائی دے دو۔۔

پھپھو آپ جائے آرام کرے میں دیکھ لیتی ہو۔۔۔

عیشا نے پھپھو کو کچن سے رخصت کیا اور کافی سلائس اور دوائی لے کے ارمان کے کمرے کی۔ جانب بڑھ گئی۔۔۔

عیشا نے ڈھرکتے دل کیساتھ ارمان کے کمرے میں قدم رکھا تو وہ ماتھے پہ ہاتھ رکھا لیٹا تھا کمرے کا دروازہ کھلنے پہ ارمان سمجھا نہ ہت بیگم ہے اس لیے بول پڑا۔
یار امی میں نے اپکو کہاں ہے نہ مجھے دوائی نہی کھانی بار بار ڈسٹرب نہی کرے پلیز

--

یہ بول کے ارمان نے کروٹ لے لی مگر جب آنے والا کچھ دیر تک کچھ نہی بولا تو ارمان نے پلٹ کے دیکھا تو عیشا سادے سے چاکلیٹی سوٹ میں نماز کی طرح ڈوپٹہ اور ہٹے ہاتھ میں لے کے کھڑی تھی۔ پل بھر کے لیے ارمان چونکا۔
ارمان نے ایک دم کروٹ لی اور سیدھا ہو کے کہا۔

میں نے امی کو منع کر دیا تھا مجھے دوائی نہی لینی انہوں نے خاماخی میں تمہیں تکلیف دی۔

ارمان کی کسی بات کا جواب عیشا نے نہی دیا خاموشی سے ٹرے ارمان کے سامنے رکھی اور خود بھی بیٹھ گئی۔

!! پہلے سلائس اور کافی دی اسکے بعد میڈیسن۔

ارمان کسی بچے کی طرح اسکی ساری بات مان رہا تھا جب عیشا آٹھ کے جانے لگی تو ارمان نے عیشا کی کلائی تھامی اور کہا۔

سر میں بہت درد ہے کیا دباؤ کی تھوڑی دیر یہ پھر کوئی بام لگا دو۔

ارمان کے لہجہ میں کچھ ایسا تھا کہ عیشا منع نہیں کر سکی۔

سائیڈ ٹیبل کی ڈرار میں سے بام نکال کے اس کے لگائی اور پھر آہستہ آہستہ اسکا سر دبانا شروع کیا۔ ارمان کے اتنے قریب بیٹھ کے عیشا کا سانس لینا محال تھا۔ مگر عیشا نے جب اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو اسے اندازہ ہوا ارمان کو واقعی بخار ہے۔

ارمان تھوڑی دیر میں سو گیا اور عیشا اسکا سر دباتے دباتے اسکے سینے پہ سر رکھ کے سو گئی۔

سحری کے ٹائم پہ الارم پہ حسنہ کی آنکھ کھلی بھلے روزہ نہیں رکھنا ہو یہ نہ رکھنا ہو مگر سحری تو بنانی تھی۔

حسنہ یہ سوچ کے کچن میں آئی کہ عیشا کچن میں ہوگی مگر وہاں دونوں پھپھو کو دیکھ کے حیران ہوئی اور نزہت بیگم سے کہا۔

ارے پھپھو آپ کیوں بنا رہی ہیں سحری مجھے اٹھا دیتی اور آپنی کہاں ہے؟؟
 ارے بیٹا رات ارمان کی طبیعت ٹھیک نہی تھی اسے میڈیسن دینے گی تھی۔ شاید
 تھک گی ہو اس لیے اپنے کمرے میں ہو تم دیکھو اسے ہم بنا لینگے سحری۔۔
 نزہت بیگم کی بات پہ حسنہ ارمان کے کمرے میں پہنچی دروازہ ہلکا سا کھلا تھا حسنہ نے
 دروازہ کھول کے اندر جھانکا تو اسے یقین نہی آیا جہاں اسے خوشی ہوئی وہی حیرت
 بھی۔۔

عیشا ارمان کے سینے پہ سر رکھ کے سو رہی تھی اور ارمان کا ہاتھ عیشا کی کمر پہ تھا۔
 یہ منظر دیکھ کے حسنہ کے لب مسکرائے اور اوہ بنا ان للو برڈ کو ڈسٹرب کیہ کمرے
 سے باہر نکلنے لگی جب کاشان سے تکر اتے تکر اتے بچی۔۔۔
 کاشان نے حسنہ کو ارمان کے کمرے سے ایسے نکلتے دیکھا تو پوچھا۔۔

یہ چوروں کی طرح تم ارمان کے کمرے سے کیوں نکل رہی ہو؟؟
 حسنہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور کاشان کو کہا آپ بھی اندر جائینگے تو واپس میری
 طرح ہی آئینگے۔۔

حسنہ کی بات پہ کاشان نے ایک ایبر واٹھا کے اسے دیکھا اور کمرے کے اندر چلا گیا مگر وہ بھی دو سیکنڈ بعد حسنہ کی طرح کمرے سے باہر نکلا اور ارمان کے نمبر پہ کال کی۔۔

بیل کی آواز میں ارمان کی نیند میں خلل پڑا اس نے اپنے موبائل اٹھا کے کان سے لگا یا جب کاشان کی آواز ابھری۔۔

لو برڈا گررو مینس ختم ہو گیا ہوتا اٹھ جائے سحری کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔
یہ بول کے ارمان نے کال کٹ کی اس سے پہلے وہ کاشان کی بات کا مطلب سمجھتا اپنے سینے پہ سوئے عیشا پہ اسکی نظر پڑی اور اسے کاشان کی بات کا مطلب سمجھ میں آیا۔۔

عیشا کسی معصوم گڑیا کی طرح ارمان کے سینے سے لگ کے سو رہی تھی۔۔

شاید رات کافی دیر تک وہ ارمان کا سر دباتی رہی جبھی موبائل کی آواز پہ بھی اسکی آنکھ نہی کھلی۔۔

ارمان نے عیشا کے چہرے پہ سے بال ہٹائے اور پیار سے عیشا کو آواز دی۔۔

عیشا عیشا؟؟

ارمان کے پکارنے پہ عیشا کی ایک دم آنکھ کھلی اور اپنی پوزیشن محسوس کرتے ہوئے وہ فوراً ارمان سے الگ ہوئی اور نیچے کو بھاگی۔

سحری میں جہاں کاشان اور حسنہ کے لبوں پہ ارمان اور عیشا کو دیکھ کے شرارتی مسکراہٹ تھی وہی عیشا کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے آری تھا۔

دوپہر کے وقت حسنہ کو شدید بھوک اور پیاس کا احساس ہوا اس نے ادھر ادھر کا بھرپور جائزہ لے کے دو تین سیب اور ایک پانی کی بوتل لے کے اوپر چھت کی طرف ڈور لگائی۔

مگر کاشان کی نظروں نے بچ سکی۔

عیشا اسٹور روم میں بیٹھ کے مزے سے سیب سے انصاف کر رہی تھی جب اسٹور روم کا دروازہ کھلا اور کاشان اندر آیا۔

کاشان کو اندر آتا دیکھ حسنہ کے ہاتھوں سے سیب چھوت کے نیچے گرا۔

اور اسکا دل چاہا وہ منظر سے فوراً غائب ہو جائے۔

کاشان آرام سے حسنہ کے برابر میں آ کے بیٹھا اور کہا۔

آج کا روزہ نہی رکھا حسنہ؟؟

حسنہ نے بہت شرمندگی کیساتھ نفی میں گردن ہلائی۔۔

کیوں؟؟

وہ مجھے رکھنے نہی ہیں روزے حسنہ نے گردن نیچے کر کے جواب دیا۔۔

اووووو۔۔

سمجھ گیا کے کیوں نہی رکھنے روزے۔ مگر اس طرح چھپ کے کیوں کھاپی رہی ہو یہ

تو اللہ کی طرف سے سب کے سامنے کھاؤ پیو۔۔

کاشان کی بات پہ حسنہ نے حیران ہو کے کاشان کو دیکھا اور کہا۔۔۔

بھلے اللہ کی۔ طرف سے ہو کاشان مگر شرم و حیا بھی کوئی چیز ہے گھر میں بابا ارمان

بھائی اور آپ ہیں میں ایسے کیسی سب کے سامنے کھاپی سکتی ہو جنکو نہی بھی پتہ ہو

انہیں بھی میں بتا دو میں ناپاک ہو۔۔

اللہ نے بھلے عورت کیساتھ یہ مسئلہ رکھا مگر اسکا یہ مطلب نہیں کے ہم رمضان کا احترام بھول کے اس چیز کا ڈھنڈور پیٹنے رہے۔۔

حسنہ کے جواب پہ۔ کاشان کو اپنے فیصلے پہ فخر محسوس ہوا اور اسنے حسنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

پتہ ہے حسنہ میں نے کی گروپ میں لڑکیوں ،،،، عورتوں کو ایسے ایسے پر سنل سوال پوچھتے دیکھا ہے کے بعض اوقات وہ سوال پڑھ کے مجھے شرم آ جاتی ہے اور اگر کوئی شرم و حیا والی لڑکی ایسی پوسٹ پہ انہیں ٹوک دے تو بس اسے ہر طرح کا لیکچر دینے لگ جاتی ہے۔ میرے کتنے دوست ہے جو لڑکیوں کے گروپ میں لڑکی بن کے پوسٹ پہ جواب دیتے ہے ایسے ایسے سوالوں پہ لڑکی بن کے جواب دیتے ہیں کے مت پوچھو اور اگر کوئی بای چانس کوئی دوست انہی منع کرتا ہے تو اگے سے کہتے ہیں کے لڑکیاں جب خود بے شرم ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں ورنہ پر سنل پر اہلکم وہ اپنی کسی بزرگ سے اپنی امی بہن، ممائی خالا پھپھو سے بھی پوچھ سکتی ہیں۔

افسوس خیر چھوڑ مجھے فخر ہے تم پہ حسنه اور تم اپنے کھانے پینے کی ٹینشن بالکل مت لینا جب تک تم روزے نہیں رکھ رہی روزانہ اسی ٹائم اسٹور میں آ جانا یہاں رکھ جاؤنگا میں تمہارے لیے کھانے کا سامان اب تم بیوی ہے میری تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھنا میرا فرض ہے یہ بول کے کا شان نے اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے اور چلا گیا۔

♥♥ بن تیرے کیسی عید

#مریم عمران [PDI] [LRI]

#قسط نمبر 9

#(لاست اپیسوڈ)

عید میں ایک دن باقی تھا ارمان بہت خوش تھا پر سوں رات جس طرح سحری تک ارمان کے سینے سے عیشا لگ کے سو رہی تھی ارمان سمجھ رہا تھا کہ وہ عیشا کا دل جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔

اسی۔ خوشی میں سرشار وہ اپنی امی کو ڈھونڈتے ہوئے سکینہ بیگم کے کمرے کے باہر پہنچا ہاتھ بڑھا کے جیسے ہی دروازہ بجانا چاہا اندر سے آتی سکینہ بیگم کی غصیلی آواز پہ اسکا ہاتھ رکا۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا کے عیشا یہ کیا بکواس کر رہی ہو شادی سے ایک ہفتہ پہلے تم بول رہی ہو تمہیں رخصتی نہیں کرنی ابھی۔۔

سکینہ بیگم غصہ میں عیشا سے مخاطب تھی جو انکے کمرے میں گردن جھکا کے بیٹھی جس نے آج سکینہ بیگم سے بات کرنے کی ٹھانی تھی وہ ارمان کیلئے دل صاف نہیں کر پار ہی تھی۔۔

امی میں کیا کرو میرے دل سے ارمان کی بیوفائی نہیں جارہی۔۔
www.urduNovelsMania.com
تو بیوفائی کرنے کا موقع اسے کس نے دیا۔۔

سکینہ بیگم کی بات پہ عیشا نے حیران نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

ایسے مت دیکھو عیشا مجھے حسنہ سب بتا چکی ہے تم تو خود کو خوش نصیب سمجھو کے وہ ایک بار بیوفائی کرنے پہ۔ دوبارہ بیوفائی کے راستے پہ نہیں چلا۔ تم سے آج بھی وہ

محبت کرتا ہے جیسی آج تک تمہارا دل جیتنے کی کوشش میں لگا ہے ورنہ مرد کا دل اگر ایک بار کسی عورت سے خراب ہو جائے۔ تو سمجھ لو اس عورت کی بد قسمتی شروع۔۔

تماری کوئی نیکی تھی عیشا جو تمہارے پاس وہ پھر لوٹ کے آیا ہے تم کوئی انوکھی نہی ہو جس کے قریب اسکا شوہر آیا ہے۔۔

کان کھول کے سن لو رخصتی اپنے ٹائم پہ ہوگی۔۔

سکینہ بیگم اپنی بات کر چکی تو ہلکی سی دستک کیساتھ دروازہ کھلا اور ارمان اندر آیا جیسے دیکھ کے جہاں سکینہ بیگم سٹیٹائی وہی عیشا بھی نظریں چراگی۔۔

معافی چاہتا ہو ممانی میں اس طرح آپ ماں بیٹی کی باتوں میں مداخلت دینے چلا آیا۔
عیشا تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کرے گا میں آج رات کو ہی لاہور چلا جاؤنگی اور تم جب چاہو جس وقت چاہو مجھ سے خلا کا مطالبہ کر لینا۔۔

ارے ارمان بیٹا یہ تو پاگل ہے تم اسکی باتوں پہ

دیہان مت دو۔۔

سکینہ بیگم نے بات سنبھالتے ہوئے کہا۔

ارمان سکینہ بیگم کے قریب آیا انہیں کندھے سے تھام کے بیڈ پہ بیٹھایا اور کہا۔
مممانی جان زبردستی کے رشتے بندھ تو جاتے ہی مگر پائیدار نہیں ہوتے پلیز عیشا کو
مجبور مت کرے میں چپ چاپ یہاں سے چلا جاؤنگا اور دو تین بعد واپس لندن
میں تو ایک بار ویسے ہی برا بن چکا ہوں دوبارہ بن جاؤنگا مگر آپ وعدہ کرے یہ بات
ساری زندگی اپنی زبان پہ نہیں لائنگی۔۔

یہ بول کے ارمان عیشا کے قریب آیا اور کہا۔۔

شاید میں نے نے لوٹنے میں دیر کر دی یا پھر میرا گناہ اتنا بڑا ہے مجھے معافی نہیں ملے
گی۔۔

تم سے محبت تھی ہے اور رہے گی۔ عیشا جب چاہو مجھ سے خالے سکتی ہو۔۔

میں لندن جانے کے بعد اب کبھی نہیں لوٹوںگا۔ ارمان کے اس جملے پہ عیشا کا دل
لرزا اس نے نگاہ اٹھا کے ارمان کو دیکھا تو حیران رہ گیا ارمان کی آنکھیں بھیگی ہوئی
تھی۔۔

اور ہاں ممانی جان امی کو اپ سنبھال لینا میں رات کو ہی چلا جاؤنگا اپنا خیال رکھنا
ممانی جان
اور تم بھی عیشا۔۔

یہ بول کے ارمان کمرے سے نکلا اور لمبی لمبی سانس لینے لگا اس کے کب سے روکے
آنسو بہنے لگے اور وہ ڈور کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔
روزے کے بعد کاشان حسنہ کو لے کے مہندی لگوانے چلا گیا۔۔
مگر عیشا وہ تو ارمان کی باتوں میں ہی کھو گئی۔۔
اسکے کانوں میں ارمان کے الفاظ گونجنے لگے پورے رمضان ارمان کا عیشا کے آگے
پیچھے گھومنا عیشا کو بے چین کرنے لگا۔۔۔
عیشا رونے میں مصروف تھی جب حسنہ کمرے میں آئی جسکے ہاتھوں میں بھر بھر
کے مہندی اور چوڑیاں تھی۔۔۔

حسنہ نے عیشا کو ایسے روتے دیکھا تو فوراً اسکی طرف لپکی اور کہا۔۔
آپی کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟؟؟

حسنہ میں نے ایک بار پھر ارمان کو کھو دیا اپنے ہاتھوں اسے اپنی خوشیاں کو برباد کر دیا مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری آنامیری محبت کو ایک بار مجھ سے دور کر دے گی۔؟؟؟
آپی یہ کیا بولے جا رہی ہو بتاؤ تو ہوا کیا؟؟؟

حسنہ کے پوچھنے پہ عیشا نے سکینہ بیگم کے کمرے میں ہوئی ساری بات حسنہ کو بتا دی۔۔

حسنہ میں اب انہیں کھونا چاہتی پلیز انہیں بولونہ رک جائے پلیز میں میں غصہ میں تھی۔۔

عیشا کسی معصوم بچے کی طرح حسنہ سے ضد کر رہی تھی۔۔
حسنہ عیشا کی آنکھوں میں دیکھا اور کہا۔۔

آپی پہلے بتاؤ تم محبت کرتی ہو ارمان بھائی سے ان کو معاف کر دیا تم نے؟؟؟
حسنہ اگر محبت نہیں کرتی تو آج تک ان کے نام پہ نہیں بیٹھی ہوتی۔۔
پھر جاؤ آپی مناؤ ارمان بھائی کو روکو انہیں۔۔

وہ نہیں ہے حسنہ اپنے کمرے میں میں نے دیکھا ہے۔ وہ چلے گئے حسنہ پلککا چلے گئے۔۔۔

یہ بول کے عیشا رونے لگی۔

وہ نہیں گئے آپنی وہ چھت پہ ہیں۔۔

حسنہ کے بولنے پہ عیشا نے چھت کی طرف ڈور لگائی تو ارمان واقعی چھت پہ تھا اور عید کے چاند کو گھور رہا تھا جب پیچھے سے عیشا نے پکارا۔۔

ارمان؟؟

عیشا کی آواز پہ ارمان نے پلٹ کے عیشا کو دیکھا اور پھر گھوم گیا اور کہا۔
کچھ رہ گیا تھا بولنا عیشا جو بولنے آئی ہو۔۔

www.urdu novels mania.com

ہاں؟؟

کیا؟ ارمان نے دوبارہ بنا گھومے کہا۔

مت جائے پلینز

کیوں تمہیں تو میرا ساتھ قبول نہیں نہ اچھا میں نہیں ہونگا تو تمہاری عید اچھی گزرے گی۔۔

♡♡ بن تیرے کیسی عید

کبھی محبت کیساتھ کے بنا بھی کوئی عید ہوتی خاص کر جب آپ کی محبت آپ س ناراض ہو کے اتنی دور جا رہی ہو۔

عیشا کے بولنے پہ ارمان تیزی سے پلٹا اور عیشا کے پاس آ کے کہا۔۔
کیا کہا تم نے پھر سے کہو۔۔

عیشا ارمان کے قریب آئی اور کہا۔۔
یہی کے آپ کے بنا کیسی عید ناراض ضرور تھی آپ سے مگر کبھی آپ سے دور جانے کا
www.urduNovelsMania.com
نہی سوچا اب آپ سے دور رہی تو مشکل ہو جائے گا جینا۔۔

سچ کہہ رہی ہو عیشا؟؟

ارمان نے بے یقینی سے کہا۔

میری آنکھیں میں دیکھے کیا کچھ بتانے کی ضرورت ہے۔۔

عیشا کے ایسے اظہار پہ ارمان نے بے خودی میں عیشا کو گلے سے لگالیا اور پھر کچھ یاد آنے پہ ایک دم پیچھے ہوئے اور کہا۔
سوری جزباتی ہو گیا۔

عیشا نے بھی شرم سے نظریں جھکالی جب حسنہ نے اینٹری دی۔۔
اگر میل ملاپ ہو گیا ہوتا زراسالی کی عیدی کا بھی دیہان رکھے گا۔
ہاں ہاں کیوں نہیں سالی صاحبہ۔ ارمان نے حسنہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
ہم چلے میں زراسالی کو خوشخبری دو کے انکی بیٹی کا دماغ جگہ پہا گیا۔۔
ابھی حسنہ آگے کچھ بولتی جب کاشان کی آواز آنے لگی۔
کاشان کی آواز پہ حسنہ تیزی سے نیچے ڈوری۔۔
چھت پہ صرف عیشا اور ارمان تھے جب ارمان نے عیشا کے ہاتھ تھامے اور کہا چلو
مہندی لگوا دو۔۔

ارمان یہ بول کے جانے لگا جب عیشا نے اسے آواز دے کے روکا۔۔

عیشا ارمان کے قریب آئی اور اسکے گالوں کو لبوں سے چوما اور نیچے کو ڈور لگاتے ہوئے کہا۔۔

میں چوڑیاں بھی لوں گی۔۔

اور عیشا کے جاتے ہی ارمان کے لبوں پہ دلکش مسکراہٹ آگئی۔

ختم شد

